# سجدہ قربتِ الٰہی حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَدُودِ الْمَعْبُودِ، الَّذِي عَنَتِ الْوُجُوهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، اخْتَصَّ عِبَادَهُ السَّاجِدِينَ بِالْقُرْبِ وَالْجُودِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَكْمَلُ حَامِدٍ وَعَابِدٍ، وَخَيْرُ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

**أَمَّا بَعْدُ**: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ:( **يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ : میرے عزیز بھائیو اور دوستو! رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی عبادت اور سجدہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :( **فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا**)(٢). سو اللہ ہی کیلئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو، پس بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہونا اور اللہ کیلئے سجدہ کرنا انتہائی عظیم سعادت وعبادت ہے سجدہ اور عبادت صرف اور صرف خالق کائنات وحدہ لاشریک لہ کا حق ہے ،وہی عبادت کے لائق ہے اس کے علاوہ کسی کی عبادت یا

(١) البقرة : ٢١.
(٢) النجم : ٦٢.

سجدہ قطعاً جائز نہیں: ﴿أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ* اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾[1]. کہ وہ لوگ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو وہ سب کو جانتا ہے اللہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے

## سجدہ کی حقیقت

سامعینِ ذی وقار! سجدہ کا معنی ہے خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کے سامنے ماتھا ٹیکنا اور عاجزی اور مسکنت کے ساتھ اس کی فرمانبرداری کرنا[2] چنانچہ اللہ کا بندہ اس کی رضا اور عبادت کیلئے اپنے بدن کا سب سے محترم عضو یعنی اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے اور اپنے قلب اور اعضا بدن سے خشوع وخضوع کا اظہار کرتا ہے نبیٔ اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى

(۱) النمل : ۲۵.
(۲) الکلیات :۱/۵۱۳.

الْجَبْهَةِ». مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، نمبر ایک پیشانی پر اور (بقیہ اعضاء کی طرف) آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے پنجوں پر[1] حقیقت تو یہ ہیکہ آسمان وزمین کی تمام مخلوقات اللہ ہی کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں اور اسی کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی ہیں[2] ارشاد قرآنی ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ العَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ﴾[3]. اے مخاطب کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالی کے سامنے (اپنی اپنی حالت کے مطابق) سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور بہت سے آدمی بھی اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ (نافرمانی کے سبب) ان پر عذاب ثابت ہوگیا ہے (اور حقیقت تو یہ ہیکہ) اللہ تعالی جس کو ذلیل کردے یعنی

---

(١) متفق عليه.

(٢) الطبري: ١٧/٢٠١٩.

(٣) الحج: ١٨.

ہدایت کی توفیق نہ دے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں اور اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ،ایک دوسری آیت میں آسمان و زمین کی تمام مخلوقات بطور خاص فرشتوں کے سجدے اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرمارہا ہے:( وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ)[1]. اور اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں جتنی چلنے والی چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں موجود ہیں اور (بطور خاص ) فرشتے بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے، رب ذوالجلال والاکرام نے قرآن کریم میں اپنے نبی محمد عربی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اس بات پر تعریف فرمائی ہے کہ وہ سجدوں اور نمازوں کے ذریعہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی جستجو میں لگے رہتے ہیں پس باری تعالی ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرماتا ہے اور ان سے اپنی رضامندی کا اعلان فرماتا ہے:( تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ)[2]. اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ کے فضل

---

(١) النحل : ٤٩.

(٢) الفتح : ٢٩.

اور رضاکی جستجو میں لگے ہوئے ہیں ان کی علامتیں بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، اسی طرح سورۂ فرقان میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے خاص اور مقرب بندوں کی اس طرح تعریف فرمارہاہے (يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا)[1].(خدائے رحمان کے خاص بندے)راتوں کو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام میں یعنی نماز اداکرنے میں مشغول رہتے ہیں بلاشبہ اللہ کیلئے سجدہ کرنا اور اس کی بارگاہ میں اپنی پیشانی رگڑنا انتہائی عظیم الشان عمل ہے اس سے مومن کو اللہ کی قربت اور رضامندی نصیب ہوتی ہے اور اللہ کا حکم پورا کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے:( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)[2]. اے ایمان والوتم رکوع کیاکرو اور سجدہ کیاکرو اور اپنے رب کی عبادت کیاکرو اور نیکی کے کام کیاکرو امید کہ تم فلاح پاؤگے

## سجدے میں بندہ اپنے رب سے قریب تر ہوتا ہے

---

(١) الفرقان : ٦٤.

(٢) الحج : ٧٧.

**اللہ کی قربت کی تمنا کرنے والو!** سجدہ اللہ کی قربت حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے خود باری تعالی نے سجدہ کو اپنی قربت کا ذریعہ بتلایا ہے: ﴿ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾[1]. سجدے کرتے رہیئے اور قربت الٰہی حاصل کرتے رہیئے، اسی طرح سجدے میں بندہ اپنے رب سے بالکل قریب ہوتا ہے حدیث نبوی ہے: « أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ»[2]. سجدے میں بندہ اپنے رب سے قریب تر ہوتا ہے سجدہ نماز کا ایسا عظیم الشان رکن ہے جو نماز کے اندر تمام ارکان کے مقابلے میں سب سے زیادہ کیا جاتا ہے یعنی سجدے کی تعداد ہر رکن سے زیادہ ہوتی ہے یہ انتہائی محبوب اور افضل ترین عمل ہے چنانچہ ایک صاحب نے نبیٔ کریم ﷺ سے سؤال کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان کو خوب کثرت سے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا: « عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ»[3]. خوب کثرت سے اللہ کیلئے سجدے کیا کرو یعنی کثرت سے نمازیں ادا کیا کرو الحاصل سجدہ سب سے محبوب عمل ہے اس سے گناہیں اور خطائیں مُعاف ہوتی ہیں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد

---

(١) العلق : ١٩.
(٢) مسلم : ٤٨٢.
(٣) مسلم : ٤٨٨.

مبارک ہے:« إِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً»(۱). یقیناً تم اللہ کیلئے جو بھی سجدہ کرتے ہو اسکی برکت سے اللہ تعالی تمھارا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور تمھارا ایک گناہ مٹادیتا ہے، سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کے سب سے افضل ارکان رکوع اور سجدے ہیں (۲).

جب کوئی بندہ اللہ تعالی کیلئے سجدہ کرتا ہے تو اس کو دیکھ کر باری تعالی بے انتہا خوش ہوتا ہے اور اس کی دلی مُرادوں اور سجدہ میں کی گئی دعاوں کو قبول فرمالیتا ہے:( وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ* الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ* وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ)(۳). اور آپ خدائے قادر ورحیم پر توکل کیجئے جو کہ آپ کو نماز کیلئے کھڑے ہونے کے وقت اور نیز نماز شروع کرنے کے بعد نمازیوں کے ساتھ آپ کی نشست وبرخاست کو دیکھتا ہے ایک حدیث میں سجدے کی اندر خوب کثرت سے دعا کی تاکید فرمائی گئی ہے :« وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ -أَيْ: حَقِيقٌ

---

(۱) مسلم : ٤٨٨.
(۲) مسلم : ٨٢٢.
(۳) الشعراء : ٢٠٧- ٢٠٩.

وَجَدِيرٌ – أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ»[1]. سجدے میں خوب کثرت سے دعا کی کوشش کیا کرو عین ممکن ہے کہ تمھاری دعا قبول ہوجائے سید العابدین ﷺ سجدے کے اندر پورے خشوع و خضوع کے ساتھ خوب دعائیں فرماتے اور اکیلے نماز پڑھتے ہوئے بہت طویل سجدے کیا کرتے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ اتنا طویل سجدہ فرماتے کہ آدمی اتنی دیر میں پچاس آیتوں کی تلاوت کرسکتا ہے[2] اس میں: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى»[3]. پڑھتے استغفار اور دعائیں کرتے اسی طرح آپ ﷺ سجدے میں بار بار اور بکثرت یہ دعا پڑھتے: «سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ»[4]. میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جو اس کا خالق ہے اور جس نے اپنی قوت وقدرت سے اسکا کان اور اس کی آنکھیں کھولیں الٰہ العلمین ہم کو اپنے عبادت گُزار بندوں میں شامل فرما اور خشوع و خضوع کے ساتھ سجدہ کرنے کی توفیق عطا فرما

---

(١) مسلم : ٤٧٩.
(٢) البخاري : ٩٩٤.
(٣) مسلم : ٧٧٢.
(٤) أبو داود : ١٤١٤ .

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

## سجدے کی آیات پر سجدہ کرنے کا حکم

برادرانِ ملت اسلامیہ! قرآن کریم میں سجدے کی چودہ /۱۴ آیتیں ہیں نبیٔ اکرم ﷺ کا معمول وہاں سجدہ فرمانے کا تھا سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ جب سجدہ والی سورہ کی تلاوت فرماتے تو (آیتِ سجدہ پر) آپ ﷺ بھی سجدہ فرماتے اور ہم لوگ بھی سجدہ کرتے[(۱)] باری تعالی نے قرآن کریم میں اپنے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن کریم کے ساتھ تعظیم واحترام کا معاملہ کرتے ہیں اور اللہ کا حکم پورا کرتے ہوئے آیات سجدہ پر پہونچ کر تعظیماً واحتراماً [(۲)] سجدہ میں گرجاتے ہیں: ﴿إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا﴾ اور جب ان کے سامنے (خدائے) رحمن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے زمین پر گرجاتے تھے، ایک دوسری آیت میں اس کو ایمان کی

---

(۱) البخاري : ۱۰۷۵.

(۲) القرطبي : ۹۰/۱٤.

علامات میں شمار کیا گیا ہے:﴿ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾[1]. ہماری آیتوں پر بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے، جب ایک مسلمان بندہ سجدہ کی آیت تلاوت کرکے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ذلیل ہوکر روتے ہوئے وہاں سے ہٹ جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے:« أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ»[2]. آدم کی اولاد کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کرلیا پس اس کیلئے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کردیا پس میرے لئے جہنم ہے یعنی میں جہنم ہی کا مستحق ہوں، نوافل کا اہتمام اور بکثرت سجدے کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے اس سے بندے کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کو جنت میں نبی کریم ﷺ کی رفاقت اور معیت نصیب ہوجاتی ہے اور ظاہر ہے ایک مسلمان کیلئے اس سے بڑی کیا فضیلت اور سعادت ہوسکتی ہے چنانچہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں

---

(١) السجدة : ١٥.
(٢) مسلم : ٨١.

جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: « أَوَغَيْرَ ذَلِكَ؟ ». کیا اس کے سوا اور کچھ چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میرا مقصود تو بس یہی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: « فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ »(١). اگر تم جنت میں میرا ساتھ چاہتے ہو تو اپنے نفس کے خلاف میری اس طرح مدد کرو کہ کثرت سے سجدے کرتے رہو یعنی نفل نمازیں خوب پڑھتے رہو، آپ ﷺ نے اپنے صحابی کو اسی افضل اور خاص عمل کا حکم فرمایا باری تعالی کی طرف سے جس خاص عمل کا آپ ﷺ کو حکم ملا ہے

: ( وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ* فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ)(٢). اور واقعی ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں آپ اس سے تنگ دل ہوتے ہیں سو آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیئے اور سجدہ کرنے والوں میں یعنی نماز یں پڑھنے والوں میں رہیئے، الغرض سجدہ ایک جلیل القدر عمل اور عظیم سعادت ہے اس سے بندے کو سکون نفس اطمئنان قلب اور شرح صدر نصیب ہوتا ہے اس کے درجات بلند ہوتے ہیں اور اسکو دین و دنیا کی بھلائی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے یا احم الراحمین ہمیں بھی اطاعت و عبادت کی اور بکثرت سجدہ اور نوافل ادا کرنے کی توفیق عطا فرما

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ وَالسَّلاَمِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى: ( إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

---

(١) مسلم : ٤٨٩.
(٢) الحجر : ٩٧ -٩٨.

**تَسْلِيمًا**). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الْأَوْفِيَاءَ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ فِي عِلِّيِّينَ مَعَ الأَنْبِيَاءِ، وَاجْزِ أُمَّهَاتِهِمْ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ خَيْرَ الْجَزَاءِ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلاَمَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ، وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا الْأَمْنَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.